احرار کا قافلۂ ختم نبوت، محاسبۂ قادیانیت اور آپ کا تعاون

عقیدۂ ختم نبوت' اسلام کی روح، ایمان کی جان اور وحدت امت کی اساس ہے۔ اُمتِ مسلمہ کی بقاء و استحکام اسی عقیدہ میں مضمر ہے۔ یہود و نصاریٰ نے تکمیل دین کے اعلان کے بعد پہلی ضرب عقیدۂ ختم نبوت پر لگائی تا کہ امتِ مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کیا جائے۔ نبی ختمی مرتبت ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے آخری دنوں میں فتنہ ارتداد نے سر اٹھایا۔ مسیلمہ کذاب اور اسودِ عنسی وغیرہ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اسود عنسی کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ مبارکہ میں حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور مسیلمہ کذاب کو خلیفۂ بلا فصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔ جہادِ یمامہ میں سینکڑوں صحابہؓ شہید ہوئے مگر انہوں نے خاتم النبیین ﷺ کے قولِ فیصل ''جو مرتد ہو جائے' اُسے قتل کر دو'' سچ کر دکھایا۔

یوں تو چودہ صدیوں میں تقریباً ایک سو کے قریب ملعون اور جھوٹے افراد نے نبوت کے دعوے کئے اور اپنے اپنے عہد میں عبرتناک انجام سے دوچار ہو کر جہنم کا ایندھن بنے مگر گزشتہ صدی کے آخر میں ہندوستان کے نصرانی حکمران' انگریز نے امتِ مسلمہ میں انتشار و افتراق پیدا کرنے کے لیے ایک ملعون شخص مرزا غلام قادیانی کو اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لیے منتخب کیا۔ یہ شخص (بقول خود) انگریزوں کا وفادار تھا اور اسی وفاداری کے تحت اس نے پہلے اپنے آپ کو مبلغ و مناظر اسلام کے طور پر متعارف کرایا اور پھر بتدریج مہدی، مجدد، مسیح موعود ظلی و بروزی نبی، پھر نبی اور آخر میں معاذ اللہ محمد (ﷺ) ہونے کا دعویٰ کیا۔ سب سے پہلے علماء لدھیانہ اور بعد میں علماء دیوبند نے اس پر کفر کا فتویٰ صادر کیا۔ مسلمانوں میں اضطراب بڑھا اور محدث کبیر حضرت علامہ محمد انور شاہ کاشمیری قدس سرہٗ نے فتنۂ قادیانیت کے عوامی محاسبہ کے لیے علماءِ حق کو تیار کیا۔ ۱۹۳۰ء میں انجمن خدام الدین لاہور کے سالانہ جلسہ میں حضرت انور شاہؒ نے پانچ سو علماء کی معیت میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کو ''امیر شریعت'' منتخب کیا اور اُن کے ہاتھ پر فتنۂ قادیانیت کے محاسبہ و تعاقب کے لیے زندگی وقف کرنے کی بیعت کی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے مجلس احرار اسلام کے تحت ''ختم نبوت وقف'' قائم کر کے قافلۂ ختم نبوت تشکیل دیا۔ مرزا کی جنم بھومی قادیان میں احرار کا دفتر، مدرسہ، مسجد اور لنگر خانہ قائم کیا۔ قادیانیوں نے تشدد، خوف و ہراس اور زدوکوب کرنے کے تمام ذلیل ہتھکنڈے آزمائے مگر منہ کی کھائی۔ احرار رہنما حضرت میاں محمد رفیق اور حضرت میاں قمر الدین رحمہم اللہ (لاہور) کو ''ختم نبوت وقف'' کا انچارج بنایا۔ مولانا عنایت اللہ چشتیؒ (ساکن چکڑالہ) کو قادیان میں پہلا مبلغ مقرر کیا' پھر احرار رہنما حضرت مولانا محمد حیاتؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ، مولانا لعل حسین اخترؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ مرکز احرار اسلام قادیان میں بیٹھ کر قادیانیوں کو للکارتے رہے اور قادیان کے مسلمانوں کے حوصلہ بڑھاتے رہے۔ ۱۹۳۴ء میں مجلس احرار اسلام نے قادیان میں تین روزہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کی جس میں تمام زعماءِ احرار اور ہندوستان بھر کے علماء خصوصاً حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی اور حضرت مفتی کفایت اللہ رحمہم اللہ نے شرکت کی۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اپنے حلقہ کے تمام علماء سمیت تائید و حمایت کر کے مجلس احرار اسلام کے شعبہ تبلیغ تحفظ ختم نبوت کے لیے اپنی طرف سے مالی تعاون بھی فرمایا۔ اس مشن میں مجلس احرار اسلام کو برصغیر کے تمام علماء کی تائید و حمایت اور دعا و تعاون

حاصل تھا۔ الحمدللہ قادیانیوں کی ہوا اکھڑ گئی اور احرار کے قافلۂ ختم نبوت کو فتح حاصل ہوئی۔

قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں نے پاکستان کی سلامتی کو نقصان پہنچانے کی سازش تیار کی اور انگریز کا حق نمک ادا کرتے ہوئے اُن کے منصوبوں کی تکمیل کے لیے سرگرم ہو گئے۔ مجلس احرار اسلام نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قیادت میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء کو متحد کر کے کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت تشکیل دی۔ ۱۹۵۳ء میں تحریک تحفظ ختم نبوت برپا ہوئی۔ مارشل لاء لگا دیا گیا اور ہزاروں سرفروشان احرار اور فدائیان ختم نبوت گولیوں کا نشانہ بن کر شہید ہوئے۔ تمام رہنما قید کر لیے گئے۔ مگر شہداء کا خون رنگ لایا اور ۱۹۷۴ء میں ایک بے مثال تحریک کے نتیجے میں قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ پھر ۱۹۸۴ء میں قانون امتناع قادیانیت جاری ہوا۔ ۱۹۷۶ء میں چناب نگر (سابق ربوہ) میں مجلس احرار اسلام نے مسلمانوں کی پہلی جامع مسجد قائم کی، جس کا سنگِ بنیاد جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ نے اپنے دستِ حق پرست سے رکھا۔ ابناء امیر شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ اور حضرت سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ نے یہاں مدرسہ و مسجد قائم کر کے قادیانی قصرِ غلاظت میں زلزلہ برپا کیا۔

مجلس احرار اسلام کا یہ قافلۂ ختم نبوت آج بھی پوری آب و تاب کے ساتھ رواں دواں ہے۔ پاکستان میں اس وقت تیس مراکز ختم نبوت، محاسبۂ قادیانیت کے عمل خیر میں مصروف ہیں۔ برطانیہ میں جناب شیخ عبدالواحد اور جرمنی میں جناب محمد اعظم ''احرار ختم نبوت مشن'' کی نگرانی کر رہے ہیں۔ چناب نگر (ربوہ) میں قائدِ احرار ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم ہمہ وقت مدرسہ ختم نبوت مسجد احرار میں موجود ہیں۔ نیز مولانا محمد مغیرہ مبلغین ختم نبوت تیار کر رہے ہیں۔ مرکز احرار لاہور میں ہر سال تحفظ ختم نبوت کورس منعقد ہوتا ہے۔ ردّ قادیانیت پر ہزاروں روپے کا لٹریچر شائع کر کے مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ جناب عبداللطیف خالد چیمہ (مرکزی ناظم نشر و اشاعت مجلس احرار اسلام) برطانیہ، سعودی عرب اور پاکستان میں باقاعدگی سے دورے کر کے ختم نبوت کے مشن کی آبیاری کر رہے ہیں۔ مجلس احرار اسلام کی موجودہ قیادت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، پروفیسر خالد شبیر احمد اور چودھری ثناء اللہ بھٹہ اپنے رفقاء کی بہترین صلاحیتوں سے فائدہ اٹھا کر قادیانیت کے محاسبہ و تعاقب میں سرگرم و فعال ہیں۔

مجلس احرار اسلام کے شعبۂ تبلیغ تحفظ ختم نبوت کے تحت قائم مدارس و مراکز، اساتذہ و مبلغین، طلباء کی رہائش، خوراک، علاج اور لٹریچر کی اشاعت وغیرہ پر سالانہ اخراجات تقریباً ایک کروڑ روپے ہیں۔ جدید تعمیرات اور مراکز کے لیے اراضی کی خرید کا معاملہ بجٹ کی کمی کی وجہ سے معلق ہے۔ تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی جماعت، احرار اور قافلۂ ختم نبوت کے معاون بنیں اور رمضان المبارک میں اپنی زکوٰۃ و صدقات اور عطیات سے احرار ختم نبوت مشن کو مضبوط کریں۔ اللہ کی رضا کے لیے خرچ آپ کریں، دعا ہم کریں گے اور اجر اللہ تعالیٰ عطاء فرمائیں گے۔ (ان شاء اللہ)

ترسیل زر بنام:	سید محمد کفیل بخاری، دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان فون 061-511961
بذریعہ بینک:	مدرسہ معمورہ، کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 2-3017۔ یو بی ایل، کچہری روڈ ملتان